



## ترکی کے صدر رجب طیب اردوغان اور ان کے وفد سے ملاقات - 2022 / Jul / 19

رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے آج ( منگل ) کی دوپہر سے پہلے ترکی کے صدر رجب طیب اردوغان اور ان کے وفد سے ملاقات میں دونوں ممالک کے درمیان تعاون بالخصوص تجارتی تعاون بڑھانے کی ضرورت پر تاکید کی اور صیہونی حکومت کو مسلمان ممالک کے درمیان اختلاف کی بنیادی وجہ قرار دیا اور انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ امریکہ اور غاصب حکومت فلسطینیوں کی گہری تحریک کو نہیں روک سکتی، شام کے مسئلے کے حوالے سے کہا: شام کی علاقائی سالمیت کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے اور شمالی علاقہ جات میں کسی بھی فوجی حملے سے ترکی، شام اور پورے خطے کو یقیناً نقصان پہنچے گا اور اس کا فائدہ دہشت گردوں کو ہوگا۔

اس ملاقات میں آیت اللہ خامنہ ای نے دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تبادلوں اور تعاون کے حجم اور معیار کو موجودہ صلاحیتوں سے بہت کم قرار دیا اور تاکید کی: اس مسئلے کو صدور کے درمیان مذاکرات میں حل ہونا چاہیے۔

انہوں نے امت اسلامیہ کی عزت و عظمت کو تفرقہ انگیز پالیسیوں کے خلاف ہوشیاری اور طرزعمل کے اختلافات پر قابو پانے پر منحصر قرار دیا اور کہا: خطے میں انتشار اور دشمنی کے اسباب میں سے ایک غاصب صیہونی حکومت ہے جس کی امریکہ بھی حمایت کرتا ہے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے فلسطین کو عالم اسلام کا پہلا مسئلہ قرار دیا اور تاکید کی: بعض حکومتوں کی صیہونی حکومت کی طرف داری کے باوجود اقوام عالم اس غاصب حکومت کی شدید مخالفت کر رہی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ امریکہ اور صیہونی حکومت پر بھروسہ نہیں کیا جانا چاہئے کہا: آج نہ صیہونی حکومت، نہ امریکہ اور نہ ہی کوئی اور فلسطینیوں کی گہری تحریک کو روکنے میں کامیاب ہوسکے گا اور اس کا انجام فلسطینی کے مفاد میں ہوگا۔

آیت اللہ خامنہ ای نے مزید برآں شام کی ارضی سالمیت کے مسئلے کو بہت اہم قرار دیا اور شمالی شام پر فوجی حملے کے بارے میں بعض اقتباسات کا حوالہ دیتے ہوئے تاکید کی: یہ یقینی طور پر شام، ترکی اور خطے کے لیے نقصان دہ ہے، شامی حکومت سے متوقع سیاسی نتائج حاصل کرنا بھی ممکن نہیں ہوسکے گا۔

انہوں نے دہشت گرد گروہوں سے ترک صدر کے اظہار نفرت کا ذکر کرتے ہوئے کہا: "دہشت گردی کا مقابلہ ضرور کرنا چاہیے، لیکن شام میں فوجی حملے سے دہشت گردوں کو فائدہ پہنچے گا، اگرچہ دہشت گرد کسی مخصوص گروہ تک محدود نہیں ہیں۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے دہشت گرد گروہوں کے خلاف جنگ میں ایران کے تعاون کی ترک صدر کی درخواست کے جواب میں فرمایا: دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہم یقیناً آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ آیت اللہ خامنہ ای نے اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ ہم ترکی اور اس کی سرحدوں کی سلامتی کو اپنی سلامتی سمجھتے ہیں، جناب اردگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: آپ بھی شام کی سلامتی کو اپنی سلامتی سمجھیں۔ شام کے مسائل کو مذاکرات کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے اور ایران، ترکی، شام اور روس کو مذاکرات کے ذریعے اس مسئلے کو ختم کرنا چاہیے۔

انہوں نے نگورنو کاراباخ کی آذربائیجان کو واپسی پر بھی اطمینان کا اظہار کیا اور کہا: یقیناً اگر ایران اور آرمینیا کے درمیان سرحد کو بند کرنے کی سازش ہوتی ہے تو اسلامی جمہوریہ اس کی مخالفت کرے گا کیونکہ یہ سرحد ایک مواصلاتی راستہ ہے جو ہزاروں سال پرانا ہے۔

رہبر معظم انقلاب نے تمام علاقائی مسائل میں ایران اور ترکی کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون کو مفید اور ضروری قرار دیا اور فرمایا: ہم نے ہمیشہ اندرونی مسائل اور مداخلت کے مقابلے میں آپ کی حکومت کا دفاع کیا ہے اور



جیسا کہ آپ نے فرمایا، ہم مشکل وقت میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور ہم ترکی کی مسلم قوم کے لیے دعاگو ہیں۔

www.leader.ir

اس ملاقات میں جس میں ایران کے صدر جناب رئیسی نے شرکت کی، جناب اردگان نے عید قربان اور غدیر خم کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے، امت اسلامیہ کو متحد کرنے اور ایران اور ترکی کی یکجہتی کو بڑھانے کو ضروری سمجھا اور کہا: ترکی ایران کے خلاف مظالم کے خلاف کبھی خاموش نہیں رہا اور ایران اور ترکی کے بھائی چارے کو تمام شعبوں میں وسعت دینی چاہیے۔

اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ وہ ہمیشہ ایران کے خلاف یکطرفہ پابندیوں کے خلاف رہے ہیں اور رہیں گے، جناب اردگان نے کہا: ہم JCPOA میں ایران کی جائز توقعات کی حمایت کرتے ہیں اور ترک کمپنیوں کو ایران میں سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

ترکی کے صدر نے دہشت گردوں کے ساتھ ایران اور ترکی کی کئی سالوں سے جاری کشمکش کا ذکر کرتے ہوئے کہا: شام میں دہشت گرد گروہوں کو مغربی ممالک جیسے جرمنی، انگلینڈ، فرانس اور بالخصوص امریکہ کے بھاری ہتھیاروں سے حمایت حاصل ہے۔

جناب اردگان نے کہا کہ شام کی ارضی سالمیت کے بارے میں ترکی کا موقف واضح ہے اور مزید کہا: ہم شام کی حکومت سے سیاسی عمل شروع کرنے کی توقع رکھتے ہیں۔ آستانہ سربراہی اجلاس میں شام کا مسئلہ ایجنڈے میں شامل ہے اور ہمیں امید ہے کہ اچھے نتائج حاصل ہوں گے۔